رزق حلال کی برکتیں
اور
حرام کی نحوستیں

ابو بنتین محمد فراز عطاری مدنی

Faraz Attari Madani

1

اللہ پاک قرآن پاک میں فرماتا ہے:

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ

کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں۔

(البقرہ:57)

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ﳲ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (۱۶۸)

اے لوگو! جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اس میں سے کھاؤ اور شیطان کے راستوں پر نہ چلو، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

(المائدہ:88)

وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ (۸۸)

اور جو کچھ تمہیں اللہ نے حلال پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اس اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھنے والے ہو۔

(البقرہ:188)

2

رزق حلال کے فضائل اور حرام کی نحوست

(1) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا:

یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! دعا فرمایئے کہ اللہ پاک مجھے مستجاب الدعوات کر دے یعنی میری ہر دعا قبول ہو۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اے سعد! (رضی اللہ تعالی عنہ)، اپنی خوراک پاک کرو، مستجاب الدعوات ہو جاؤ گے۔ اس ذات پاک کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی جان ہے آدمی اپنے پیٹ میں حرام کا لقمہ ڈالتا ہے تو چالیس دن تک اس کا کوئی عمل قبول نہیں کیا جاتا اور جس بندے کا گوشت سود اور حرام خوری سے اُگا اس کے لئے آگ زیادہ بہتر ہے۔

(معجم الاوسط، من اسمه محمد، ٥/٣٤، الحديث: ٦٤٩٥)

(2) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"دنیا میٹھی اور سرسبز ہے، جس نے اس میں حلال طریقے سے مال کمایا اور اسے وہاں خرچ کیا جہاں خرچ کرنے کا حق تھا تو اللہ پاک اسے (آخرت میں) ثواب عطا فرمائے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل فرمائے گا اور جس نے دنیا میں حرام طریقے سے مال کمایا اور اسے ناحق جگہ خرچ کیا تو اللہ پاک اسے ذلت و حقارت کے گھر (یعنی جہنم) میں داخل کر دے گا اور اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں خیانت کرنے والے کئی لوگوں کے لئے قیامت کے دن جہنم ہو گی۔

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

كُلَّمَا خَبَتۡ زِدۡنٰهُمۡ سَعِيۡرًا

(بنی اسرائیل: 97)

جب کبھی بجھنے لگے گی تو ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔

(شعب الایمان، الثامن والثلاثون من شعب الایمان، ۴ / ۳۹۱، الحدیث: ۵۵۲۷)

4

جس نے چالیس (40) دن تک حلال کھایا، اللہ پاک اس کے دل کو منور فرمادے گا اور اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری فرمادے گا اور دنیا وآخرت میں اس کی رہنمائی فرمائے گا۔

(اتحاف السادة، کتاب الحلال والحرام ، الباب الاول، فی فضیلة الحلال...الخ ۶/۴۵۰)

جس شخص نے حلال مال کمایا پھر اسے خود کھایا یا اس کمائی سے لباس پہنا اور اپنے علاوہ اللہ پاک کی دیگر مخلوق (جیسے اپنے اہل و عیال اور دیگر لوگوں) کو کھلایا اور پہنایا تو اس کا یہ عمل اس کے لئے برکت و پاکیزگی ہے۔

(ابن حبان، کتاب الرضاع، باب النفقة، ذکر کتبة اللہ... الخ، الجزء ۶/۲۱۸، حدیث: ۴۲۲۲)

5

ایک شخص نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب سے گزرا تو صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے اس کے پھرتیلے بدن کی مضبوطی اور چستی کو دیکھا تو عرض کی،

یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم!

کاش! اس کا یہ حال اللہ پاک کی راہ میں ہوتا۔

تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اگر یہ شخص اپنے چھوٹے بچوں کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو یہ اللہ پاک کی راہ میں ہے اور اگر یہ شخص اپنے بوڑھے والدین کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو بھی یہ اللہ پاک کی راہ میں ہے اور اگر یہ اپنی پاکدامنی کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو بھی یہ اللہ پاک کی راہ میں ہے اور اگر یہ دکھاوے اور تفاخر کے لئے نکلا ہے تو یہ شیطان کی راہ میں ہے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النفقۃ علی الزوجۃ، رقم: ۳۰۳۱، ۳/۲۱)

ان احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ حلال روزی کمائے اور حلال روزی سے ہی کھائے اور پہنے اسی طرح دوسروں کو بھی جو مال دے وہ حلال مال میں سے ہی دے۔

اسلام کے پہلے خلیفہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انداز

ہمارے بزرگان دین رزق کے حلال ہونے میں کس قدر احتیاط کرتے تھے اس کی ایک جھلک ملاحظہ کیجئے۔

چنانچہ ایک بار امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غلام آپ کی خدمت میں دودھ لایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے پی لیا۔

غلام نے عرض کی،

میں پہلے جب بھی کوئی چیز پیش کرتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس کے بارے میں دریافت فرماتے تھے لیکن اس دودھ کے بارے میں کچھ دریافت نہیں فرمایا؟

یہ سن کر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا،

یہ دودھ کیسا ہے؟

غلام نے جواب دیا:

کہ میں نے زمانۂ جاہلیت میں ایک بیمار پر منتر پھونکا تھا جس کے معاوضے میں آج اس نے یہ دودھ دیا ہے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر اپنے حلق میں اُنگلی ڈالی اور وہ دودھ اگل دیا۔ اِس کے بعد نہایت عاجزی سے دربار الٰہی میں عرض کیا،

یا اللہ! جس پر میں قادر تھا وہ میں نے کر دیا، اس دودھ کا تھوڑا بہت حصہ جو رگوں میں رہ گیا ہے وہ معاف فرما دے۔

(منہاج العابدین، العقبة الثالثة، تقوی الاعضاء الخمسة، الفصل الخامس، ص۹۰)

حرام روزی اور دعا کا قبول نہ ہونا

8

حضرت سیدنا ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے لوگوں اللہ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے اور اللہ نے مومنین کو اس بات کا حکم دیا ہے جو اس نے رسولوں کو دیا،

اللہ نے فرمایا:

اے رسولو! تم پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو میں تمہارے عملوں کو جاننے والا ہوں

(المومنون 51)

اور فرمایا

اے ایمان والو! ہم نے جو تم کو پاکیزہ رزق دیا اس میں سے کھاؤ۔

(البقرہ:172)

پھر ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جو لمبے لمبے سفر کرتا ہے حال یہ ہے کہ اس کے بال بکھرے جسم گرد آلود اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف دراز کر کے کہتا ہے اے رب اے رب ! حالانکہ اس کا کھانا حرام اور اس کا پہننا حرام اور اس کا لباس حرام اور اس کی غذا حرام تو اس کی دعا کیسے قبول ہو

اس حدیث پاک کی شرح کے کچھ مدنی پھول

1- یہ حدیث اسلام کی بنیادوں میں سے ہے۔

2- اس حدیث میں نبی پاک ﷺ نے کھانے، پینے لباس کے متعلق اپنی امت کو تعلیم دی اور دعا کی قبولیت کے اسباب کو بیان کیا۔

3- اللہ پاک ہر عیب سے پاک ہے اور حلال پاکیزہ چیز ہی پسند فرماتا ہے۔

4- اچھے اور نیک سفر کرنے والا بھی حرام روزی کمائے گا تو اس کی دعا قبول نہیں ہوگی حالانکہ سفر میں دعا قبول ہوتی ہے لیکن حرام روزی اس میں رکاوٹ ہے۔

5- اس روایت میں حلال مال سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب ہے۔

بیوی بچوں کے لئے حرام کمانا پڑتا ہے!

حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں:

مروی ہے کہ مرد سے تعلق رکھنے والوں میں پہلے اس کی زوجہ اور اس کی اولاد ہے، یہ سب (یعنی بیوی، بچے قیامت میں) اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کریں گے:

اے ہمارے رب! ہمیں اس شخص سے ہمارا حق دِلا، کیونکہ اس نے کبھی ہمیں دینی امور کی تعلیم نہیں دی اور یہ ہمیں حرام کھلاتا تھا، جس کا ہمیں علم نہ تھا، پھر اس شخص کو حرام کمانے پر اس قدر مارا جائے گا کہ اس کا گوشت جھڑ جائے گا، پھر اس کو میزان (ترازو) کے پاس لایا جائے گا، فرشتے پہاڑ کے برابر اس کی نیکیاں لائیں گے تو اس کے بال بچوں میں سے ایک شخص آگے بڑھ کر کہے گا:

"میری نیکیاں کم ہیں"

تو وہ اس کی نیکیوں میں سے لے لے گا۔

پھر دوسرا آکر کہے گا:
”تو نے مجھے سود کھلایا تھا“
اور اس کی نیکیوں میں سے لے لے گا،اس طرح اس کے گھر والے اس کی سب نیکیاں لے جائیں گے اور وہ اپنے اہل وعیال کی طرف رنج و مایوسی سے دیکھ کر کہے گا:
اب میری گردن پر وہ گناہ و مظالم رہ گئے جو میں نے تمہارے لئے کئے تھے
فرشتے کہیں گے:
”یہ وہ بد نصیب شخص ہے، جس کی نیکیاں اس کے گھر والے لے گئے اور یہ ان کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا“

(بستان العارفین)

جب مردے کو تخت پر رکھ کر اٹھایا جاتا ہے تو اس کی روح پھڑ پھڑا کر تخت پر بیٹھ کر ندا کرتی ہے کہ
اے میرے اہل وعیال! دنیا تمہارے ساتھ اس طرح نہ کھیلے جیسا کہ اس نے میرے ساتھ کھیلا، میں نے حلال اور غیر حلال مال جمع کیا اور پھر وہ مال دوسروں کے لئے چھوڑ آیا اس کا نفع ان کیلئے ہے اور اس کا نقصان میرے لئے، پس جو کچھ مجھ پر گزری ہے، اس سے عبرت حاصل کرو۔

(التذکرۃ للقرطبی، باب ماجاء ان ملک الموت...الخ،ص)

12

حرام کی آمیزش کا نقصان

جو شخص 10 دراہم میں ایک کپڑا خریدے اور ان دراہم میں حرام کا ایک درہم بھی شامل ہو تو اللہ پاک اس وقت تک اس کی کوئی نماز بھی قبول نہیں فرمائے گا کہ جب تک اس کپڑے میں سے کچھ بھی اس کے استعمال میں رہے۔

(کنزالعمال، کتاب البیوع، الجزء [illegible]، حدیث: [illegible])

اللہ پاک کا ایک فرشتہ ہر دن اور رات میں بیت المقدس کی چھت پر ندا کرتا ہے:

جس نے حرام کھایا تو اللہ پاک نہ تو اس کا کوئی فرض قبول فرمائے گا نہ ہی کوئی نفل۔

(اتحاف السادۃ، کتاب الحلال والحرام، الباب الاول فی فضیلۃ الحلال...الخ [illegible])

حضرت عبد الرحمٰن بن علی جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حرام غذا ایک ایسی آگ ہے جو فکر کی چربی پگھلا دیتی ہے اور حلاوت ذکر کی لذت ختم کر دیتی ہے اور سچی نیتوں کے لباس جلا دیتی ہے اور حرام ہی سے بصیرت کا اندھا پن پیدا ہوتا ہے، لہذا مال حلال جمع کرو اور اسے میانہ روی سے خرچ کرو، خود بھی حرام سے بچو اور اپنے گھر والوں کو بھی اس سے بچاؤ اور حرام خوروں کی صحبت میں نہ بیٹھو اور ان کا کھانا کھانے سے بچتے رہو اور جس کا ذریعہ معاش حرام ہو، اس کی صحبت اختیار نہ کرو۔ اگر تم اپنی پرہیزگاری میں سچے ہو تو نہ ہی کسی کی حرام پر رہنمائی کرو کہ اگر وہ اسے کھا لے تو اس کا حساب تم سے لیا جائے اور نہ ہی حرام کے حصول میں کسی کی مدد کرو کیونکہ مددگار بھی عمل میں شریک ہی ہوتا ہے۔

یاد رکھو! حلال کھانے ہی سے اعمال قبول ہوتے ہیں اور فاقہ و تنگدستی کو چھپانے اور تنہائی میں رو رو کر آہیں بھرنے کو اعمال کی قبولیت اور رزق حلال کمانے کے سلسلے میں نہایت اہم مقام حاصل ہے۔

حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں کو اکثر یہ نصیحت فرماتے تھے:

اپنے بیوی بچوں کو رزق حلال کھلاؤ، اگر ذرہ برابر بھی ناجائز اور حرام کمائی کسی نے اپنی زوجہ و اولاد کو کھلائی تو ان کے اندر بھی حرام رزق کی تاثیر پیدا ہوجائے گی۔ آدمی حرام کاری کے کام ولد الحرام ہونے کی وجہ سے ہی نہیں کرتا بلکہ بیشتر حرام کاری رزق حرام کے کھانے سے جنم لیتی ہے، اس لیے رزق طیب کا حصول اور تلاش جاری رکھنی چاہئے۔

(فیضان بہاء الدین زکریا ملتانی، 52)

حضرت سیدنا عباد خواص رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے:

ایک مرتبہ حضرت موسی علیہ السلام کسی مقام سے گزرے تو دیکھا کہ ایک شخص ہاتھ اُٹھائے رو رو کر بڑے رقت انگیز انداز میں مصروف دعا تھا۔ حضرت موسی علیہ السلام اسے دیکھتے رہے، پھر اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے:

اے میرے رحیم و کریم مولا! تو اپنے اس بندے کی دُعا کیوں نہیں قبول کررہا؟

اللہ پاک نے آپ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی:

اے موسیٰ! اگر یہ شخص اتنا روئے، اتنا روئے کہ اس کا دم نکل جائے اور اپنے ہاتھ اتنے بلند کرلے کہ آسمان کو چھولیں، تب بھی میں اس کی دعا قبول نہ کروں گا۔

حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کی، میرے مولی! اس کی کیا وجہ ہے؟

ارشاد ہوا: یہ حرام کھاتا اور حرام پہنتا ہے اور اس کے گھر میں حرام مال ہے۔

(عیون الحکایات، حصہ دوم، ص196)

احیاء العلوم جلد 2 سے چند نکات

- جو شخص اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ اس نے کہاں سے مال کمایا تو اللہ پاک کو اس بات کی پرواہ نہیں کہ وہ اسے جہنم کے کس دروازے سے داخل کرے۔

- فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے غلطی سے صدقے کے اونٹ کا دودھ پی لیا تو انگلی مار مار نکالا۔

• ابراہیم بن ادھم: بلند مرتبہ اسی کو ملا جس نے اپنے پیٹ کو سوچ سمجھ کر بھرا۔

• قاضی عیاض مالکی: جس نے یہ جان لیا کہ اسے اپنے پیٹ میں کیا داخل کرنا ہے اللہ پاک اسے صدیق لکھ دیتا ہے۔اے مسکین! غور کر تو کس کے ہاں افطار کرتا ہے۔

• حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم نماز پڑھتے رہو یہاں تک کہ کمان کی طرح ہو جاؤ (یعنی کمر جھک جائے) اور روزے رکھتے رہو یہاں تک کہ کمان کے دھاگے کی طرح (کمزور) ہو جاؤ تو یہ عبادتیں اس وقت قبول ہو نگی جب کہ تنہائی میں بھی گناہوں سے بچتے رہو۔

• سہل بن عبد اللہ تستری: جس میں یہ 4 خصلتیں ہونگی وہ ایمان کی حقیقت کو پالے گا۔
- سنت کے مطابق فرائض کی ادائیگی
- پرہیزگاری کے ساتھ حلال کھانا
- ظاہر و باطن میں ممنوعات سے بچنا
ان سب پر موت تک قائم رہنا
- جو شخص چاہتا ہو کہ اس پر صدیقین کے حالات ظاہر ہوں تو وہ صرف حلال کھائے اور سنت کی ادائیگی اور ضروری کام کے علاوہ کچھ نہ کرے۔

• یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ: اطاعت اللہ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اس کی چابی دعا ہے اور جس کے دندانے لقمہ حلال۔

• سہل بن عبد اللہ تستری: جو شخص حرام کھاتا ہے وہ چاہے یا نہ چاہے اسے علم ہو یا نہ ہو اس کے اعضا گناہوں میں مبتلا ہو ہی جاتے ہیں اور جب حلال کھاتا ہے تو اس کے اعضا فرمانبردار ہو جاتے ہیں اور اسے اعمال خیر کی توفیق دی جاتی ہے۔

(احیاء العلوم ج 2،ص 350، 349، 351، مکتبۃ المدینہ)

مرآۃ المناجیح سے کچھ مدنی پھول

• وہ شخص کامیاب ہوگیا جو اسلام لایا، بقدر کفایت رزق دیا گیا اور اللہ پاک نے اسے دئے ہوئے رزق پر قناعت کی توفیق عنایت فرمائی۔

(مسلم، کتاب الزکوۃ)

• جسے ایمان و تقوی، بقدر کفایت مال اور تھوڑے مال پر صبر، یہ چار نعمتیں مل گئیں اس پر اللہ کا بڑا ہی کرم و فضل ہوگیا، وہ کامیاب رہا اور دنیا سے کامیاب گیا

(مرآۃ المناجیح، جلد 7، ص 9)

• امیری زیادہ مال و اسباب سے نہیں بلکہ امیری دل کی غنا سے ہے۔

(بخاری، کتاب الرقاق)

• دل کی غنا سے مراد قناعت و صبر رضا بر قضا ہے۔ حریص مالدار فقیر ہے قناعت والا غریب امیر ہے۔

(مرآۃ، ج 7 ص 12)

• غوث پاک فرماتے ہیں: تیری بھاگ دوڑ سے مقسوم سے زیادہ نہ ملے گا اور تیری قناعت کی وجہ سے کم نہ ملے گا اس لئے راضی بہ رضا رہ۔

(مرآہ ج 7 ص 13)